

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں

ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرا میں کس

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں، لگاؤ

جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

ہو لیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ

یارب! اپنے خط کو ہم پہنچائیں کیا

موجِ خوں سر سے گزر رہی کیوں نہ جائے

آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ

مر گئے، پر دیکھیے دکھلائیں کیا

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سے پیش آنا چھوڑ دیا، لیکن

کیا ہاتھ اٹھایا، حقیقتہً ظلم کب

چھوڑا؟ اور جو رے سے دست برداری

کب اختیار کی؟ اب محبوب

کہ رہا ہے، مجھے ظلم و ستم پر ایسی

پشیمانی ہوئی اور اتنی شرم آئی

کہ اب تجھے منہ نہیں دکھاسکتا

یہ پشیمانی اور یہ شرم سب سے

بڑا ظلم بن گئی، کیونکہ عاشق

کے لیے محبوب کا منہ نہ دکھانا

سراسر ناقابلِ برداشت ہے۔

ایسے نکلتے غالب ہی پیدا

کر سکتا ہے کہ ظلم سے محبوب

کی دست کشی کو بھی بے اصل

قرار دینے کی ایک معقول وجہ

نکال لی۔

۲۔ شرح :- ساتوں

آسمان رات دن گردش کر

رہے ہیں۔ اسی گردش سے دنیا کے تمام کام پورے ہو رہے ہیں۔ گردش سے

واضح ہوتا ہے کہ کسی حالت کو ثبات و قرار نہیں۔ دم بدم سب کچھ بدلتا چلا جا

رہا ہے۔ اگر آج ہم غم و الم اور مصیبت میں مبتلا ہیں تو گھبرانے کی کون سی وجہ

ہے۔ آسمانوں کی گردش جاری ہے۔ جس طرح پہلی حالت باقی نہیں رہی، یہ بھی

باقی نہ رہے گی۔ کچھ نہ کچھ تو ہو ہی رہے گا۔ یہی سمجھنا چاہیے کہ جو کچھ ہوگا، اچھا